قرآن کا تصور علم حیوانیات؛ چوپایوں سے متعلق خصوصی مطالعہ

The Concept of Zoology in the Quran; A Specific Study (The Castles)

Dr. Asma Aziz
Assistant Prof. Deptt. Of Islamic Studies
GC Women University Faisalabad
Email: asmaaziz@gcwuf.edu.pk

Uzma Shazadi
M.Phil, Department of Islamic Studies,
GC Women University, Faisalabad Pakistan
Email: Uzmagill26@gmail.com

Abstract
The Quran, the central religious text of Islam, includes numerous references to animals, both real and mythical. These references are often used as metaphors and analogies to convey important moral and spiritual lessons. Animals mentioned in the Quran include domesticated animals such as cows, sheep, and camels, as well as wild animals such as lions, elephants, and birds of prey. The Quran also mentions a number of mythical creatures, such as the jinn, which are said to be created from fire, and the behemoth and leviathan, which are believed to be great beasts of the sea. This introductory review aims to provide an overview of the various animals mentioned in the Quran and their significance in Islamic tradition. Through exploring the Quranic verses about animals, this review will shed light on the important relationship between humans and animals in Islam, and how the Quran encourages us to be good stewards of the natural world. Moreover, the Quranic references to animals are not limited to their physical characteristics and behavior. They often serve as symbolic representations of various moral and spiritual qualities, such as strength, patience, and humility. For instance, the example of the ant is cited in the Quran as a model of industriousness and foresight, while the story of the spider in the Quran demonstrates the power of determination and resourcefulness.

Keyword: Islam, Quran, Zoology, Domesticated, Creatures, Quranic verses, Islamic tradition, SDG #15

تمہید:

اللہ تعالیٰ نے مختلف النوع مخلوقات پیدا کی ہیں جن کی حکمت سے خدا تعالیٰ ہی واقف ہیں کائنات میں ہر مخلوق کو تخلیق کرنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہے چنانچہ اللہ نے انسان کے علاوہ جو مخلوقات پیدا کی ہیں وہ صرف انسان کی خدمت کے لیے ہیں تاکہ انسان اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرے اور اللہ کے حکم کی پابندی کرے۔ ان مخلوقات میں حیوانات بھی شامل ہیں جنہیں پیدا کرنے سے جو مقصد اور ہدف پیش نظر تھا وہ اسے پورا کرنے پر مجبور ہیں۔ قرآن میں مختلف

حیوانات کا تذکرہ ہوا ہے ان میں بعض مویشی ہیں جن کا گوشت و دودھ حلال کیا گیا ہے اور بعض سامان کھیتی باڑی اور جنگ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ بعض کو نجس العین قرار دیا گیا ہے تو بعض حیوانات کے منافع ذکر کیے گئے ہیں۔ مویشی اور جانور کی تقسیم کے تحت قرآن کریم میں مختلف آیات کو ذکر کیا جاتا ہے۔ اللہ نے انسانوں اور جنوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے اور ان کے نظام زندگی کے تمام احکامات ان کو بتلائے ہیں لیکن انسان اور جنات کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت اور انسانوں کی خدمت کے لیے مختلف قسم کے جانوروں کو بھی پیدا کیا مگر انسان اور جانوروں میں کافی فرق ہے کہ انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اس کو عقل و شعور اور بولنے چالنے کی وہ صلاحیت عطا فرمائی جو جانوروں کو عطا نہیں فرمائی۔ مقالہ میں زیر بحث تحقیقی سوال کو مد نظر رکھا گیا ہے کہ علم الحیوانات بری جانوروں کی تقسیم کرتا ہے نیز قرآن کریم میں ان کی کیا حکمت بیان کی گئی ہے اور ان جانوروں کی حلت و حرمت کے بارے میں کیا احکام جاری کیے گئے۔

فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ[1]

"آسمانوں اور زمین کو شروع سے وجود میں لانے والی وہی ذات ہے، اسی نے تمہارے لیے تمہاری جنسوں سے جوڑے بنائے اور چوپایوں کے بھی جوڑے بنائے اور تمہیں اسی (جوڑوں کی تدبیر) سے پھیلاتا ہے، اُس کے مانند کوئی چیز نہیں ہے اور وہی سننے والا دیکھنے والا ہے"

"اَنعام" کی تعریف:

وہ جانور جن کے چار پاؤں ہوتے یا کھر اور ٹاپ والے جانور جیسے اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری عربی میں انہیں اَنعام کہا جاتا ہے جو نعم کی جمع ہے۔ اس نام سے ان کو اس لیے پکارا گیا ہے کہ یہ جانور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں پر احسانات وانعامات ہیں۔ قرآن کریم میں چوپائے کا ذکر خاصی تعداد میں آیا ہے:

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّفَرْشًا ۚ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ[2]

"اور اللہ تعالیٰ نے چوپایوں میں سے بوجھ اٹھانے والے بھی پیدا کیے ہیں اور زمین سے لگے بھی پس اللہ کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے"

بہیمہ۔چرندہ۔چوپایہ:

انعام بہت ہی اہم ہے جو چند مخصوص بہیمہ کے لیے ہے۔ ہر چرنے والے جانور کے لیے قرآن میں دو جگہ آیا ہے کہ تمہارے لیے جائز کیے گئے چوپائے جو نہ درندے ہوں نہ شکاری، چرنے والے جانور جنگلی ہو یا اہل شریعت نے عموماً حلال ہی رکھے مثلا بھینس، گدھے، ہرن، بارہ سنگھے وغیرہ دوسری جگہ حج کے سلسلہ میں قربانی کے جانور ہیں اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری۔[3]

ابل(اونٹ)بحیرۃ(کان پھٹی اونٹنی)النحر(قربانی):

اونٹ کے لیے عربی میں بہت سے نام ہیں۔ یہ خاص نام قرآن میں دو دفعہ آیا ہے۔ ایک جگہ حلت وحرمت حیوانات کے سلسلے میں وہاں اس طرح ہے کہ اللہ نے اونٹ کی بھی دو اصناف پیدا کی ہیں نر اور مادہ۔ دوسری جگہ قدرت الٰہی وصنعت باری کے سلسلہ میں بیان کیا گیا ہے کہ کیا یہ لوگ اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ اسے کیسا عجیب پیدا کیا گیا ہے۔ اہل لغت لکھتے ہیں۔ عرب میں اونٹ کو نبات الیل بھی کہتے ہیں نیز مذکر ومونث کو جب وہ نو سال یا چار سال(جذعہ) ہو جاتا ہے تو اسے "بعیر" بھی کہتے ہیں جس کی مؤنث ابعرہ اور بعران آتی ہے۔ ضعیف اونٹنی کو الشارف کہا جاتا ہے جس کی جمع شرف آتی ہے۔[4]

"اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ[5]

"کیا یہ لوگ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ وہ کس طرح عجیب ساخت بنایا گیا ہے"

وہ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کے ہم نے اسے کو کس طرح عجیب وغریب پیدا کیا وہ تمام سواریوں سے کس طرح بلند ہے۔ جب بھی اس پر سوار ہونا چاہتے تو اسے بٹھا کر سوار ہو جاتے ہیں اور پھر وہ ان کو اپنی پیٹھ پر لے کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اونٹ کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ بڑے ڈیل ڈول والا اور بڑے جسم کا مالک ہے اس کی خوبی ہے کہ وزنی بوجھ اٹھا کر کسی بھی قسم کی تکلیف کے بغیر اپنے پاؤں پر کھڑا بھی ہو سکتا ہے اور بیٹھ بھی سکتا ہے اونٹ کی پشت اتنی کشادہ ہے کہ آدمی اپنے سازوسامان اشیاء، بستر اور کپڑوں وغیرہ کے ساتھ با آسانی اونٹ کی پشت پر سوار ہو سکتا ہے۔ اسے محسوس ہو گا جسے اپنے گھر بیٹھا ہے۔ قران مجید کے اولین مخاطب عرب ہی تھے۔ اونٹ کا وجود اہل عرب کے حق میں مادی نعمتوں میں سب سے بڑھ کر ہے۔ ان کی بہترین سواری ہے۔ لیکن عرب کے علاوہ بھی دنیا کے ایک بہت بڑے حصہّ میں اونٹ ایک مفید ترین جانور کی حیثیت رکھتا ہے۔ اونٹ کے معدے کے پاس ایک تھیلی اور ہوتی ہے جس میں وہ پانی جمع کرلیتا ہے۔ اگر اسے پانی نہ ملے تو وہ آٹھ آٹھ دن اپنے اسی اندرونی ذخیرہ آب سے برابر

سیر اب ہو تا رہتا ہے۔ یہی حال اس کی بھوک کا ہے۔ چربی کا ذخیرہ جو اس کے کوہان کے اندر محفوظ رہتا ہے وہ کئی کئی دن تک اسے کھانے سے بے نیاز رکھ سکتا ہے۔[5]

وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَت[6]

"اور دس مہینے کی گابھن اونٹیناں چھوڑ دی جائیں گی"

وہ اونٹنی جس کے حمل کو دس ماہ گزر چکے ہوں عربوں کے یہاں بہت قیمتی شمار ہوتی ہے اور اس کے بعد وہ اس کو تنہا نہیں چھوڑتے لیکن جب قیامت ہو گی تو یہ قیمتی اونٹنیاں بھی مالکوں کو بھول جائیں گی۔ اونٹ کو ایک خاص طریقہ سے ذبح کیا جاتا ہے یعنی بجائے لٹانے کے اسے پہلے کھڑا کیا جاتا ہے۔ اسی حال میں اس کے سینے پر نیزہ مارا جاتا ہے۔ عرب میں اونٹ کی قربانی سب سے اعلیٰ وافضل سمجھی جاتی ہے۔ رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا کی ہے تو اس کے شکریہ میں آپ نماز اور تسبیح میں مشغول رہیں اور اللہ کی راہ میں بہترین قربانی پیش کرتے رہیں۔

أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَابَقَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَسَبَقَهُ فَكَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْءٌ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ اللَّهُ[7]

"حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی جسے عضباء کہا جاتا تھا اس سے کوئی اونٹ آگے نہیں بڑھ سکتا تھا۔ ایک اور اعرابی اپنے جوان اونٹ پر آیا اور اس سے مقابلے میں آگے بڑھ گیا یہ بات مسلمانوں کو بہت ناگوار گزری۔ جب رسول ﷺ نے ان کے چہروں کے تاثرات دیکھے جبکہ وہ کہہ رہے تھے: اے اللہ کے رسول، عضباء تو پیچھے رہ گئی۔ آپ نے فرمایا: اللہ نے یہ بات لازم قرار دے دی ہے کہ دنیا کی جو چیز بھی بلند ہو گی اللہ اسے کسی نہ کسی وقت نیچا دکھائے گا"

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُجْرِمِيْنَ[8]

"بیشک جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور تکبر کر کے ان سے منہ موڑا تب تک ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہیں

ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں نہ سما جائے، اور ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں"[9]

جس طرح ہندوستان کی مشرک قوم بیلوں کو سانڈ بنا کر کسی دیوی دیوتا کے نام پر آزاد دیتی ہے اور ان سے کسی قسم کا کام نہیں لیتی اسی طرح مشرکین عرب اس اونٹنی کو جو دس بچے جن چکتی ہے اور ان میں آخری نر ہو تا اس کے کان پھاڑ کر اسے سانڈ بنا کر آزاد کر دیا کرتے تھے اور اس کو بحیرۃ کہتے تھے۔ قرآن مجید میں ایک جگہ اس کا ذکر آیا ہے۔

حیوانات کا ذکر ان چار مقامات پر آیا ہے۔ ایک جگہ یہود کا یہ قول باطل نقل کیا گیا ہے کہ ان مویشیوں کے پیٹ کے اندر سے جو کچھ نکلتا ہے وہ ہمارے مردوں کے لیے حلال ہے اور عورتوں کے لیے حرام۔ دوسری جگہ یہ کہ مویشی کے پیٹ میں جو کچھ ہوتا ہے گوبر اور خون کی قسم سے اس کے درمیان سے صاف اور پینے والے کے لیے خوش گوار دودھ ہم تمہیں پینے کو دیتے ہیں۔ ، تیسری جگہ یہ کہ مویشی کے پیٹ میں مشروب نکلتا ہے اور اس میں شفا ہے۔ چوتھی جگہ یہ کہ تمھارے لیے غور کا مقام ہے کہ تم پیتے ہو ان کے پیٹ کی چیز کو۔ بھیڑ، بکری گائے، اونٹنی وغیرہ کے شکم سے دودھ جیسی لطیف و پاکیزہ غذا اور شہد کی مکھی کے شکم سے شہد جیسی نعمت بے بہا کا ظہور بالکل ظاہر ہے۔ ان جانورں کا جوف شکم جو ایسی ایسی لطیف و بے مثال نعمتیں پیدا کر تا رہتا ہے ایک ایسی حیرت انگیز کیمیائی تجربہ گاہ ہے کہ دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی کیمیکل لیبارٹری بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اکثر فلسفیوں سے پوچھا گیا کہ اونٹ کیا شے ہے۔ انہوں نے کہا ایک لمبی گردن والا جانور ہے، اونٹ کو ایسا پیدا کرنے سے اللہ کا مقصد یہ ہے کہ پانی کی کشتی جیسی ایک صحرا کی کشتی بھی تیار ہو جائے۔ اونٹ میں پیاس پر صبر کرنے کی بہت زیادہ قوت پائی جاتی ہے۔ دس روز تک سفر میں پانی نہ دیا جائے تو برداشت کر لے گا، اونٹ پورے سال میں ایک دفعہ ہی جفتی کرتا ہے لیکن بہت طاقت سے کرتا ہے۔ جفتی کے بعد اس میں بڑی کمزوری اور کاہلی پیدا ہو جاتی ہے۔ اونٹنی تین سال میں حاملہ ہوتی ہے اس کو "حِقَة" بھی کہتے ہیں۔ ماہرین حیوانات کے مطابق اونٹ ایسا حیوان ہے جس میں حسد اور دشمنی پائی جاتی ہے اور دوسروں پر حملہ کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس میں صبر و برداشت بھی بہت ہے۔[10]

بقرۃ، گائیں بقرۃ، گائے بقر، گائیں :

یہ لفظ قرآن میں ایک جگہ تو بنی اسرائیل کی زبان سے اس موقع پر آیا ہے کہ گائیوں کے بارے میں ہم اشتباہ میں پڑ گئے ہیں۔ دوسری جگہ دوسرے حلال جانورں کے ساتھ ذکر ہے کہ اس کی نر مادہ کو کس نے حرام کیا ہے اور تیسری جگہ بکری کے عطف کے ساتھ یہ بیان ہے کہ چربی یہود پر حرام ہے۔ سورۃ بقرہ میں یہ لفظ دو مرتبہ آیا ہے اور دونوں بار بادشاہ مصر کے خواب کے سلسلہ میں جب کہ وہ کہ رہا ہے کہ میں نے سات دبلی گائیوں کو دیکھا کہ وہ سات موٹی

گائیوں کو نگل گئیں۔ یہ لفظ چار مرتبہ آیا ہے اور چاروں مرتبہ اسی سورت میں ہے۔ گائے کو ذبح کرنے سے متعلق بنی اسرائیل کو دیے گئے حکم میں پہلے یوں کہ حضرت موسی نے اپنی قوم کو یہ الہی حکم دیا کہ تم ایک گائے ذبح کرو۔ دوسری جگہ اس بات کی تشریح کی گئی کہ وہ گائے ایسی ہو، خوب گہرے زرد رنگ کی ہو اور چوتھی دفعہ یہ ایک اور تصریح کی کہ وہ گائے ایسی ہو جو محنت کرتی ہو نہ زمین جوتتی ہو۔ بقرۃ اسم جنس ہے نر اور مادہ گائے دونوں کے لیے عام ہے لیکن قرآنِ مجید میں اس کا استعمال عموماً مادہ گائے کے لیے کیا گیا ہے۔[11]

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ
وَّلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ[12]

انہوں نے کہا اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ واضح کرے کہ گائے کیسی ہو اس نے کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ بوڑھی ہو نہ بچہ اس کے درمیان ہے پس جو تمہیں حکم دیا جارہا ہے کر ڈالو۔[13]

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ
فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ

انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے دعا کیجیے کہ واضح کردیں اس کا رنگ کیسا ہو اس نے کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ سنہری ہو شوخ رنگ ہو دیکھنے والوں کے لیے دل پسند، بولے رب سے دعا کرو کہ اچھی طرح واضح کردے کہ وہ کیسی ہو اس لیے کہ گائیوں کے امتیاز میں اشتباہ ہو گیا ہے اور اگر اللہ نے چاہا تو اب ہم پتہ لگا لیں گے۔

گائے کی قربانی کے حکم کے بعد یہ سوال جو بنی اسرائیل نے کیا یہ محض ان کے فسادی مزاج کا پیدا کردہ تھا۔ ادھر یہ سوال پیدا نہیں ہوتا تھا اگر ان کے مزاج میں سلامت روی ہوتی تو وہ متوسط درجہ کی کوئی سی گائے ذبح کرکے اللہ کے حکم کی تعمیل کرسکتے تھے لیکن یہ بھی کہا گیا اس کے ساتھ ہی کہ جو حکم دیا گیا ہے اس کی بھی تعمیل کرو اور اس طرح کے سوالات کرکے شریعت کو چھوڑنے کا راستہ اختیار نہ کرو اور نہ ہی اپنے لیے دین کی راہوں کو تنگ کرو۔[14]

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّن لَّنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِن شَاءَ
اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ[15]

"انہوں نے کہا ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کریں اور ہمیں بتائے کہ وہ کس کی قسم ہے کیونکہ وہ گائے ہم پر مشتبہ ہو گئی ہے اور اللہ نے چاہا تو ضرور پتہ لگا لیں گے"[16]

"قَالَ اِنَّه يَقُوْلُ اِنَّـهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْـرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْـهَا مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۚ قَالُوا الْـٰٔـنَ جِئْتَ بِالْحَـقِّ ۚ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ

"کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک ایسی گائے ہو جو محنت کرنے والی نہیں کہ زمین کو جوتتی ہو یا کھیتی کو پانی دیتی ہو، بے عیب ہو اس میں کوئی داغ نہ ہو، انہوں نے کہا اب آپ نے ٹھیک بات بتائی، پھر انہوں نے اسے ذبح کیا اور وہ یہ کرنے والے تو نہیں تھے"[17]

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ[18]

"حضرت عائشہ نے فرمایا، کہ ہم رسول ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلے تو ذی قعدہ میں سے پانچ دن باقی رہتے تھے ہم صرف حج کا ارادہ لے کر نکلے جب ہم مکہ کے قریب پہنچے تو رسول ﷺ نے حکم دیا کہ جن لوگوں کے ساتھ قربانی نہ ہو وہ جب طواف کر لیں اور صفا و مروہ کی سعی بھی کر لیں تو حلال ہو جائیں گے، حضرت عائشہؓ نے کہا کہ قربانی کے دن ہمارے گھر گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے کہ رسول ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے یہ قربانی کی ہے یحیٰی نے کہا کہ میں نے عمر کی یہ حدیث قاسم سے بیان کی ہے حدیث ٹھیک بیان کی ہے"

گائے کا دودھ اپنے طبی فائدہ کے لحاظ سے بہت خاص چیز ہے۔ گائے کا دہی، مکھن، پنیر سب ہی کام میں آتا ہے۔ گائے کا وجود دنیا کے اکثر ممالک میں پایا گیا ہے۔ گرم آب و ہوا کے ملکوں میں بھی اور سرد ملکوں میں بھی گائیوں کی بہت سی قسمیں رنگ اور جسامت دونوں کے اعتبار سے پائی گئی ہیں۔

أکلہ الذئب (اس کو بھیڑیا کھا گیا):

حضرت یوسفؑ کے بچپن میں جب ان کے بڑے بھائی صاحبان انھیں اپنے ساتھ جنگل لے جانے کے لیے والد ماجد سے اجازت چاہتے ہیں اور حضرت یعقوب کو اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں انہیں بھیڑیا نہ کھا جائے تو وہ بھائی صاحبان کہتے ہیں کہ اگر انھیں بھیڑیا کھا گیا اور ہم جماعت کی جماعت ہیں تو ہم ناکارہ ہی ٹھہرے۔ پھر جب وہ جنگل سے لوٹ کر آئے اور یوسف کو نہ لائے تو باپ کے سامنے آکر یہی عرض کرتے ہیں کہ یوسف کو واقعی بھیڑیا کھا گیا ہے لیکن اپنے باپ سے فریب کر رہے تھے۔ یورپ کے ملکوں میں بھیڑیے سب سے زیادہ برطانیہ میں اور گائے بیل سب سے زیادہ فرانس میں ہیں۔ آسٹریلیا میں بھیڑیوں کی تعداد زیادہ ہے۔[19]

قَالُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ[20]

"انہوں نے کہا: ابا جان؛ ہم جا کر دوڑ کا مقابلہ کرنے لگے تو ہم نے یوسف کو سامان کے پاس چھوڑ دیا تھا تو اسے کھا لیا ایک بھیڑیے نے اور آپ کسی طرح ہم پر یقین نہیں کریں گے اگرچہ ہم سچے ہیں"

ہم دوڑ کے مقابلے میں بہت آگے نکل گئے اور یوسف کو سامان کے پاس چھوڑا تھا تو بھیڑیا یوسف کو کھا گیا۔ "الذئب" کا الف لام تخصیص کے لیے نہیں جنس کے لیے ہے کہ اسے بھیڑیا کھا گیا اور ساتھ ہی اپنی صفائی پیش کرتے ہیں کہ آپ ہم سے اس قدر بدظن ہیں کہ ہم پر کسی صورت پر اعتبار نہیں کریں گے لیکن ہم سچے ہیں مگر سننے والا یہی سوچتا ہے کہ بھیڑیا انہیں ہڈیوں سمیت کھا گیا اور ایک ذرہ بھی باقی نہیں رہا جو لے آتے۔ اس لیے کہا کہ وہ نہ ان کا بچا کھچا جسم واپس لائے نہ یہ کہا کہ ہم نے اس کو دفن کر دیا۔ سب سے زیادہ بھیڑیے یورپ کے ملکوں میں برطانیہ میں ہیں اور آسٹریلیا میں بھیڑیوں کی تعداد زیادہ ہے۔[21]

بغال، خچر:

خچر ہندوستان و پاکستان میں ایک معروف جانور ہے گھوڑی اور گدھے یا گدھی اور گھوڑے کے ملاپ سے پیدا ہوتا ہے لیکن خود ان کی نسل خچر اور خچری کے ملاپ سے نہیں ہے۔ قرآن میں اس کا ذکر ایک ہی جگہ آیا ہے۔ الخیل (گھوڑے) الحمیر (گدھے) کے درمیان دونوں کے عطف کے ساتھ سواریوں کے ذیل میں اس کا نام انعام الٰہی کے سیاق میں آیا ہے۔ اور اس نے گھوڑے اور خچر اور گدھے پیدا کیے کہ تم ان پر سوار ہو اور وہ زینت اور

باربرداری کا بھی کام دیں۔ بیروت و دمشق میں خچر کی سواری کو گھوڑے کی سواری سے زیادہ معزز سمجھتے ہیں۔ بائبل میں یہاں تک ہے کہ حضرت داؤد نے جب حضرت سلیمان کو اپنے سامنے بادشاہ بنوایا ہے تو اس موقع پر سواری بجائے گھوڑے کے شاہی خچر ہی کی کرائی ہے اور حکم دیا کہ:

"میرے بیٹے سلیمان کو میرے ہی خچر پر سوار کرو خچر اپنی رفتار اور گردن کی ساخت کے لحاظ سے گھوڑے سے مشابہت رکھتا ہے"[22]

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۚ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

اور گھوڑے اور خچر اور گدھے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے اور وہ پیدا کرے گا جو تم نہیں جانتے، اللہ تعالی انسانوں کے لیے وہ کچھ پیدا کرتا رہے گا جو وہ نہیں جانتے اس میں وہ بہت سے حیوانات بھی شامل ہیں جو اللہ تعالی نئے سے نئے تخلیق کرتا رہتا ہے۔ کبھی مختلف نسلوں کے ملاپ سے کبھی صحراؤں؛ جنگلوں، سمندروں میں اور انسانوں کی ریسرچ گاہوں میں اور قیامت تک ایجاد ہونے والی سواریاں اور مشینیں بھی جو آیت کے نزول کے وقت موجود نہ تھیں جن میں گاڑیاں ہوائی جہاز اور انجن سے چلنے والے بحری جہاز وغیرہ سب شامل ہیں اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ مزید کیا کیا ایجادات ہوں گی۔ قرآن نے ان چیزوں کا ذکر کیا مگر انھیں مبہم رکھا کیونکہ اگر نام لیتے تو بہت سے لوگ شاید انکار ہی کر دیتے۔

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ ابْنِ زُرَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ[23]

"حضرت علی ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ کو ایک خچر تحفے میں ملا آپ اس پر سوار ہوئے میں نے کہا اگر ہم گھوڑی کو گدھے سے جفتی کروالیں تو ہمارے پاس بھی اس جیسا خچر ہو جائے۔ رسول ﷺ نے فرمایا، یہ کام تو بے علم اور جاہل لوگ کرتے ہیں۔"

حمار (گدھا):

یہ لفظ قرآن میں دو دفعہ آیا ہے ایک جگہ مقبول بندہ کے سلسلہ میں کہ ان کی مصلحت تکوینی سی ہے۔ ایک طویل عرصہ کے لیے مردہ کر دیا گیا پھر ان سے کہا کہ اپنی سواری گدھے کو تم دیکھو کہ ہم اس کے ڈھانچے کو پھر کس طرح درست

کرتے پھر کس طرح گوشت چڑھاتے ہیں۔ صرف عرب ہی نہیں بلکہ شام، فلسطین عراق وغیرہ میں گدھے کی سواری معیوب سمجھی جاتی ہے اور دوسری جگہ حضرت لقمان کی تقریر میں آیا ہے اے بیٹا اپنی آواز میں اعتدال رکھنا بدترین آواز تو گدھے کی ہوتی ہے۔[24]

اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَاۚ قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَاۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْر[25]

"تونے اس شخص کو نہیں دیکھا جو ایک شہر پر گزرا اور وہ شہر اپنی چھتوں پر گرا ہوا تھا کہا اسے اللہ مرنے کے بعد کیسے زندہ کرے گا پھر اللہ نے اسے سو برس تک مار ڈالا پھر ایسے اٹھایا کہا تو یہاں کتنی دیر رہا کہا دن یا اس سے کچھ کم رہا فرمایا بلکہ تو سو برس رہا اب تو اپنا کھانا پینا دیکھو وہ تو سڑا نہیں، اور اپنے گدھے کو دیکھ اور ہم نے تجھے لوگوں کے واسطے نمونہ چاہا ہے، اور ہڈیوں کی طرف دیکھ کہ ہم انہیں کس طرح ابھار کر جوڑ دیتے ہیں ان پر گوشت پہناتے پھر اس پر یہ حال ظاہر ہوا تو کہا میں یقین کرتا ہوں کہ بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے"

وہ اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتے تھے کہ ہم دوبارہ کیسے زندہ ہو سکتے ہیں جیسا کہ اللہ نبیوں کو ان کی آنکھوں سے حقیقت دکھا دیتا ہے جس کا اللہ ہو تا اس کو تاریکی سے نکال کر روشنی کی طرف لے آتا ہے۔[26]

دوسری جگہ قرآن میں اس کا ذکر آیا ہے کہ جب علم سے کام نہ لیا جائے تو اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے جن لوگوں کو توریت عطا کی گئی وہ اس پر عمل نہیں کرتے ان کی مثال گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لادی گئیں (رسول ﷺ سے کسی نے گدھے کے بارے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کے بارے میرے اللہ نے کوئی خاص حکم نہیں دیا مگر ایک آیت ہے جس میں گدھے بھی شامل ہیں، پس جو بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا اور وہ جو ذرہ برابر بھی برائی کرے گا وہ اسے بھی دیکھے گا، ۷۲۵۶) گدھا ہندوستان و پاکستان کا مشہور چوپایہ ہے۔ رنگ اکثر خاستری اور کبھی سفید بد فہمی اور بلادت ذہن کے لیے مشرقی قوموں میں اسے ضرب المثل کا درجہ حاصل ہے۔ اہل عرب نے کہا کہ کان حمارا

فستتان (مثلاً وہ گدھا پھر گدھی بن گیا) کہ وہ معزز تھا پھر رسوا ہو گیا۔ یہ اس آدمی کو کہا گیا ہے جو پہلے تو عزت دار رہا لیکن بعد میں ذلت کا شکار ہو گیا۔ جدید پالتو گدھوں کی نسل جنگلی افریقی خروں سے شمال مشرقی افریقہ میں ان جنگلی خروں کی دو ذیلی اقسام ہیں نمیبیائی خر اور صومالی خر نے جدید گدھوں کی پیدائش میں اہم کردار ادا کیا دونوں کی اقسام آج بھی موجود ہیں ان کے معدوم ہونے کا خطرہ ہے۔[27]

خنزیر (سور):

سور ایک معلوم و معروف گندا جانور ہے قرآن میں اس کا ذکر چار جگہ پر آیا ہے اور چار مرتبہ حرمت ہی کے سلسلہ میں۔ پہلی بار یہ کہ اللہ نے تمہارے اوپر حرام کیے ہیں مردار، خون اور خنزیر کا گوشت۔ تیسرے موقع پر اسی حرمت حیوان ہی کے سلسلہ میں ارشاد ہوا ہے کہ کھانے کی چیزوں میں حرام تو بس یہی کی گئی ہے مردار ہوا بہتا ہوا خون خنزیر کا گوشت کہ وہ بالکل گندا ہے۔ قدیم قوموں میں مصری اور فنیقی بھی سور کو ایسا ہی نجس سمجھتے تھے اور فلسطین کے مسیحی بھی عموماً آج تک یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ جانور جیسا بدشکل ہوتا ہے ہر شخص پر روشن ہے۔ نجاستوں پر بسر کرتا ہے۔ اس کا گوشت خاص طور پر مضر صحت اور موجب امراض ہے مگر اس کے باوجود فرنگیوں کی میز پر بڑے شوق سے کھایا جاتا ہے۔

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚفَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ[28]

"اس نے تو تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور ہر وہ چیز گوشت اور ہر وہ چیز حرام کی ہے جس پر غیر اللہ کا نام پکارا جائے"

جو جانور اپنی موت آپ مر گیا ذبح نہیں کیا گیا وہ حرام ہے اور خون حرام ہے نجس ہے اس لیے اسلام میں ذبح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ صرف گردن کو کاٹا جائے۔

"حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ الشُّحُومَ فَأَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ قَالَ وَفِي

الْبَاب عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ جَابِرٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ[29]

"جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے فتح مکہ کے سال مکہ کے اندر رسول ﷺ کو فرماتے سنا ہے اللہ اور اس کے رسول نے شراب، خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا ہے عرض کیا گیا اللہ کے رسول مجھے مردار کی چربی کے بارے میں بتایئے اسے کشتیوں پہ ملا جاتا ہے چمڑوں پہ لگایا جاتا ہے اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں یہ جائز نہیں یہ حرام قرار دے دی ہے تو انہوں نے اسے پگھلایا پھر اسے بیچا اور اس کی قیمت کھائی، امام ترمذی کہتے ہیں کہ جابر کی یہ حدیث حسن صحیح ہے"

خیل (گھوڑے):

قرآن مجید میں یہ لفظ پانچ جگہ آیا ہے پہلی جگہ نفس بشری کے مرغوبات و محبوبات کے سلسلہ میں کہ انسان کو محبوب یہ چیزیں ہیں بیویاں؛ بیٹے؛ سونے چاندی کے ڈھیر نشان پڑے ہوئے گھوڑے چوپائے اور کھیت پات دوسری جگہ مسلمانوں کو یہ حکم ملا ہے کہ دشمنان دین سے مقابلہ کے لیے اور ان پر اپنی ہیبت طاری رکھنے کے لیے سامان تیار رکھو اپنی قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے تیسرے موقع پر ارشاد ہوا ہے کہ اللہ نے تمھارے لیے گھوڑے؛ خچر اور گدھے پیدا کیے تا کہ تم ان پر سواری کرو اور وہ تمھارے لیے زینت کا بھی کام دیں چوتھی جگہ ذکر ابلیس کے مکالمہ کا ہے جب وہ جنت سے نکالا گیا اس وقت اس سے ارشاد ہوا کہ تو ہمارے بندوں پر اپنے سواروں سمیت چڑھ دوڑنا پانچوں جگہ غزوہ بنی نصیر کے سلسلہ میں مسلمانوں سے خطاب ہے کہ اس میں تو تمھیں اتنی دولت خود بخود ہاتھ لگ جائے گی بغیر اس کے تم گھوڑے دوڑاؤ یا اونٹ۔ گھوڑے جسامت کے لحاظ سے مختلف قسم کے ہوتے ہیں بعض بڑے قد اور قوی ہیکل چھ چھ بلکہ سات سات فٹ کے اور بعض بہت چھوٹے قد کے جو ٹانگین اور ٹٹو کہلاتے ہیں تین تین فٹ کے بلکہ اس سے بھی کم کے اور قامت ہی کی طرح اس کے رنگ میں بھی نہایت درجہ تنوع پایا جاتا ہے۔[30]

"وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحًا[31]

"قسم ہے ان گھوڑں کی جو دوڑتے ہیں اور ہانپتے ہیں"

اس آیت میں گھوڑوں کی صفات کے ساتھ ساتھ عرب کا رسم و رواج بھی دکھائی دیتا ہے۔ اہل عرب جب لوٹ مار اور قتل غارت کے لیے کسی قبیلے پر حملے کی منصوبہ بندی کرتے تو اس کے لیے علی الصبح منہ اندھیرے کے کا انتخاب کرتے

تھے۔ اس قسم کی غارت گری کے لیے رات کا پچھلا پہر اس لیے موزوں سمجھا جاتا تھا اس وقت ہر کوئی بڑی سکون کی نیند سو رہا ہوتا ہے۔ گھوڑوں کی تیز رفتار کی تعریف کی گئی ہے کیونکہ ان کے سموں کی پتھروں پر ضرب سے جو چنگاریاں نکلتی ہیں وہ زیادہ تر رات کو نظر آتی ہیں گھوڑے جنگوں میں بہت موثر اور کارآمد ہتھیار کے طور پر استعمال ہوتے تھے حملے کے وقت گھوڑے اپنے سواروں کے حکم پر فوج کی طرف سے تیروں کی بوچھاڑ اور نیزوں کی یلغار پروانہ کرتے ہوئے ان کی صفوں میں گھس جاتے تھے۔ گھوڑے میں اپنے مالک کی فرمانبرداری میں اپنا خون پسینہ ایک کرنے اور اس کی وفاداری میں اپنی جان کی بازی تک لگا دینے کا جذبہ ہوتا ہے۔[32]

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنْ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ[33]

" سیدنا ابو ہریرہ فرماتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کا حال تین طرح کا ہے کسی کے لیے تو باعث ثواب ہیں کسی کے لیے معاف اور کسی کے لیے عذاب ہیں۔ اس کے لیے ثواب جو اسے جہاد کی نیت سے پالے اور باغ میں اس کی رسی کھلی چھوڑ دے جہاں تک چریں گے اس کے لیے نیکیاں ہوں گی اور جس نے اپنی ضرورت کے لیے اور دوسرے سے سوال کرنے سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھا اور اللہ کا جو حق گھوڑے کی گردن اور پشت پر ہے اور اسے نہ بھولا تو اس کے لیے گھوڑا رکھنا معاف ہے اور جس نے فخر اور لوگوں کو ستانے کے لیے رکھا اس کے لیے عذاب ہے، پھر رسول ﷺ سے کسی نے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس سلسلہ میں مجھ پر اس جامع اور نادر آیت کے سوا اور کچھ نہیں نازل ہوا، پس جو کوئی

ایک ذرہ برابر بھی بھلائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا اور جو کوئی ایک ذرہ برابر بھی برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا"

أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤْذَنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ سَحَرٍ بِدَعْوَتَيْنِ اللَّهُمَّ خَوَّلْتَنِي مَنْ خَوَّلْتَنِي مِنْ بَنِي آدَمَ وَجَعَلْتَنِي لَهُ فَاجْعَلْنِي أَحَبَّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ أَوْ مِنْ أَحَبِّ مَالِهِ وَأَهْلِهِ إِلَيْهِ[34]

"حضرت ابو ذرؓ سے راویت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا، ہر عربی گھوڑے کو رات کے آخری حصے میں دو دفعہ اس دعا کی اجازت دی جاتی ہے اے اللہ تو نے انسانوں میں سے جس شخص کو میرا مالک بنایا ہے اور مجھے اس کے ساتھ خاص کیا ہے اس کے ہاں مجھے اس کے اہل ومال سے محبوب ترین چیز بنادے"

"أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنْ الْخَيْلِ

"رسول ﷺ کو بیویوں کے بعد گھوڑوں کے سوا کوئی چیز محبوب نہ تھی"[35]

کلب (کتا):

کتا مشہور و معروف جانور ہے مشرق میں اسے گندا سمجھا جاتا ہے اور حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے قرآن میں اس کا ذکر ہے کہ خدا کی نعمتوں کو چھوڑ کر دنیا میں مائل ہو گیا اور اپنی نفس کی پیروی کرنے لگا تو اس کی حالت کتے سی ہو گئی وہ زبان نکالے ہانپتا رہتا ہے۔ دوسری جگہ ذکر اصحاب کہف کے قصہ میں ہے کہ ان کا کتا غار کے باہر دہلیز پر بیٹھا ہوا ہے اور پھر کتے کا ذکر تین بار آیا ہے اور بعض روایت میں اس کا نام قطمیر آیا ہے۔ مسلمانوں میں کتا ایک طرف حقیر اور گندا جانور مانا گیا اور دوسری طرف اصحاب کہف سے وفاداری سے اس کی وقعت بھی دکھائی گئی۔ عہد نامہ عتیق و جدید میں کتے کا ذکر کثرت سے آیا ہے ادھر بھی کتا ناپاک جانور ہے۔ کتا حیواناتی حیثیت سے گیدڑ بھیڑیے اور لومڑی کے خاندان کا جانور ہے اور دنیا کے ہر حصہ میں پایا جاتا ہے۔ قد قامت شکل سے وصورت سے اور رنگ کے لحاظ سے کتے کی کئی قسمیں ہیں؛ سفید، بورہ، ابلق۔ عادتوں کے لحاظ سے بھی اس کی کئی نسلیں ہیں۔ بعض بڑے شکاری، بعض صرف چوکیداری اور بعض مالکوں کی گود میں صرف کھلونا بننے کے قابل۔ کتا تمام جانورں میں ذہین ترین مانا گیا ہے۔

اس کی عام غذا گوشت ہے کہیں پر حشرات اور کیڑے وغیرہ کھاتا رہتا ہے۔ کچھ کتے سبزی خور بھی ہوتے ہیں۔ جب آدم کا جسم بنانے کا حکم دیا گیا تو چہرہ اللہ نے خود اپنے ہاتھ سے بنایا پھر تمام فرشتوں کو حکم دیا گیا دیکھنے کا۔ تمام فرشتوں نے دیکھا سوائے ابلیس کے؛ اس نے حقیر سمجھ کے تھوک دیا اللہ نے اس مقام سے ایک ٹکڑا جدا کر دیا۔ جہاں شیطان نے تھوکا تھا اس سے کتے کو بنایا اور وہ مقام خالی ہے۔ چنانچہ ناف کی جگہ خالی ہے گوشت نہیں ہے یہ وہی مقام ہے جہاں سے اللہ نے کتے کو بنایا۔[36]

حارث بن صعصعہ کا وفادار کتا:

حارث بن صعصعہ کے چند ایسے دوست تھے جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتے تھے ان میں سے ایک دوست نے ان کی بیوی سے چھیڑ چھاڑ شروع کی اور اس سے راہ و رسم پیدا کی۔ حارث کے پاس ایک کتا تھا جس کو اس نے پالا تھا ایک مرتبہ حارث سیر کو نکلا اور وہ دوست نہ گیا۔ وہ اس کی بیوی کے پاس پہنچا اور اسکے ساتھ جماع میں مشغول ہو گیا تو کتے نے حملہ کر دیا اور دونوں کو چیر پھاڑ دیا جب حارث واپس آیا تو یہ سب دیکھا اور سمجھ گیا اور اس کے بعد تمام دوستوں کو چھوڑ دیا اور کتے ہی کو اپنا ہمدم بنالیا عرب میں یہ قصہ مشہور ہو گیا۔[37]

سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ ڨ فَلَا تُمَارِ فِيْهِمْ اِلَّا مِرَاۗءً ظَاهِرًا ۠ وَّلَا تَسْتَفْتِ فِيْهِمْ مِّنْهُمْ اَحَدًا[38]

"اب یہ لوگ کہیں گے کہ وہ تین تھے چوتھا ان کا کتا تھا اور کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ پانچ تھے چھٹا ان کا کتا تھا یہ سب لوگ تیر تکے چلا رہے ہیں اندھیرے میں اور کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ ساتھ تھے آٹھوں ان کا کتا تھا آپ کہیے میرا رب بہتر جانتا ہے"[39]

فیل (ہاتھی):

قرآن میں ہاتھی کا ذکر دو دفعہ آیا ہے ایک سورۃ فیل آیت ۱ (تم نے دیکھا نہیں کہ تمھارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا اور دوسری سورۃ قلم آیت ۱۶ جب ان کو ہماری آیت سناتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو بس افسانے ہیں (منکر کو اس کے غرور کی بنا پر ذلیل کیا جائے گا وہ عنقریب ان کی سونڈ پر داغ لگائیں گے)۔ اسلام سے پہلے رسول ﷺ کی ولادت کے سال جب صوبہ یمن کے زیر مملکت حبشہ کے مسیحی صوبہ دار بیت اللہ کو مسمار کرنے کے لیے فوج کے

ہمراہ ہاتھی بھی لایا جو عرب کے لیے نئی چیز تھی اس لیے یہ واقعہ تاریخ میں یادگار بن گیا۔ قرآن میں اس کا ذکر ہے کہ تم نے دیکھا کہ تیرے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ خشکی کے جانوروں میں سب سے بڑا جانور ہے یہ یورپ اور امریکہ کا نہیں صرف ایشیا اور افریقہ کا جانور ہے۔ اس کی دو مختلف قسمیں ہیں ہاتھی ایک بڑا ہی ذہین جانور ہوتا ہے، ایک جول میں ہاتھی کے ایک یا دو بچے ہی ہوتے ہیں۔ ہاتھی کی چھوٹی چھوٹی آنکھیں کان بڑے پنکھے کی طرح ہوتے ہیں اور ناک کی جگہ ایک لمبی سونڈ ہوتی ہے جس سے ہاتھی کھانے پینے کا کام لیتا ہے ہاتھی کی عام غذا میں پتیاں، پتے، جڑیں اور پھل ہیں گھوڑے کی طرح اس کو سونے کی عادت ہے۔ عام طور پر بزدل غیر جنگ جو جانور ہے لیکن غصہ کے وقت سخت ہو جاتا ہے اپنی جنگلی حالت میں دس دس بیس بیس سو سو کے غول میں رہتا ہے۔ پانی کا بہت شوقین ہوتا ہے اور نہاتا بڑے شوق سے ہے ہاتھی بہت ہی حیادار جانور ہے وہ سب کے سامنے جفتی نہیں کرتا بلکہ ہتھنی کو لے کر پانی یا جنگلوں میں جاتا ہے اور اگر کوئی دیکھ لے تو اس کا دشمن بن جاتا ہے۔ ہتھنی کو بائیس ماہ تک حمل رہتا ہے موسم بہار میں بچے دیتی ہے اکثر ایک اور کبھی کبھی دو بچے بھی دیتی ہے۔[40]

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ[41]

"کیا تم نے دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیسا معاملہ کیا"

ابرہہ اور اس کا حشر، اللہ نے قریش پر اپنا خاص انعام فرمایا تھا۔ اس کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ جس لشکر نے ہاتھیوں کو ساتھ لے کر کعبے کو ڈھانے کے لیے چڑھائی کی تھی اس سے پہلے کہ وہ کعبے کے وجود کو مٹائیں اللہ نے ان کا نام و نشان مٹا دیا۔[42]

خلاصہ بحث:

جانوروں اور چوپایوں کے متعلق یہ بات واضح ہو گئی کہ قرآن میں ان کے حقوق و اہمیت بیان کرنے کے لیے یہی کافی ہے کہ قرآن میں دو سو آیات میں جانوروں کا ذکر ہے۔ پانچ سورتوں کے نام جانوروں کے نام پر ہیں۔ اللہ نے کوئی شے بلا مقصد پیدا نہیں کی ہے اس طرح جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد کو قرآن کریم میں یوں فرمایا گیا اس نے چوپائے پیدا کیے جن میں تمہارے لیے گرمی کے لباس ہیں اور بھی بہت سے منافع ہیں یہ جانور انسان کے بنائے ہوئے نہیں ہیں نہ کسی کی کوئی جاگیر ہے یہ اللہ کی بنائی ہوئی مخلوق ہے جنہیں اعلیٰ مقصد کے لیے انسانوں کے لیے مسخر کیا گیا گویا یہ اللہ کا ایک انعام ہے جس کا تقاضا ہے کہ اللہ کی نعمت کی قدر کی جائے اور اس کی حفاظت کی جائے تاکہ یہ نعمت باقی رہے اور اس سے استفادے کا سلسلہ جاری رہے۔ اللہ نے انسانوں کے لیے ہر طرح کے نفع اور نقصان کو بیان فرمایا ہے اور جو جانور اس کے لیے موزوں اور صحت مند تھے ان کو حلال کیا ہے لیکن جو نقصان دہ تھے ان کو حرام کر

دیا۔ آج سائنسی ترقی کے بعد ہم بہت سارے جانوروں کے بارے جان گئے ہیں کہ ماحولیاتی توازن بر قرار رکھنے کے لیے ان کا بڑا حصہ ہے۔ جس طرح پانی انسان کے لیے بہت بڑی نعمت ہے اس طرح دودھ کی نعمت کی طرف بھی اشارہ فرمایا کہ غور کرنے والوں کے لیے چوپایوں کے اندر اللہ کی رحمت و نعمت اور توحید کے بڑے درس موجود ہیں۔ چوپائے اس زمین کی گھاس اور سبزیاں چرتے ہیں جو ان کے پیٹوں میں ایک مرحلہ میں گوبر بنتی ہیں اور ایک مرحلہ میں خون پھر اسی گوبر اور رخون کے درمیان سے دودھ پیدا ہوتا ہے جس میں نہ گوبر کا شائبہ ہوتا ہے اور نہ خون کا؛ وہ ہر آمیزش سے بالکل پاک اور پینے والوں کے لیے نہایت خوشگوار لذیذ اور غذائیت بخش ہوتا ہے۔ یہ ساری صورت حال اس بات کی شاہد ہے کہ یہ ساری کائنات ایک ہی صناع و حکیم اور ایک ہی قادر و رحیم کی تخلیق کردہ ہے۔

سفارشات و تجاویز:

1. اس موضوع پر جامعات میں قرآن کانفرنس منعقد کرانی چاہیے جس کا مقصد طلباء میں جانوروں کے تحفظ کا بھرپور طریقے سے شعور اجاگر کیا جاسکے اور یہ عصرِ حاضر میں UNO اور SDG goal no. 15 کا ایجنڈا بھی ہے۔
2. پاکستان کے چڑیا گھروں میں جانوروں سے متعلق قرآنی آیات کو بورڈ پر لکھوانا چاہیے تاکہ لوگ جانوروں کی قرآنی اہمیت کے بارے میں بھی جان سکیں۔
3. اس موضوع پر عربی و انگریزی کتب کے اُردو تراجم کروائے جانے چاہئیں تاکہ تحقیق میں مدد مل سکے۔
4. حیوانات کی تمام اسلامی اردو کتب لائبریریز میں بھی رکھوانی چاہئیں۔
5. جانوروں کے ہسپتال میں جانوروں سے متعلق قرآنی آیات و احادیث اور اسلام کے بتائے حقوق سرکاری طور پر آویزاں ہونے چاہئیں۔

6۔ جامعات میں شعبہ حیوانیات میں حیوانیات اور اسلام کے نام سے ایک کارنر ہونا چاہیے جس میں اس سے متعلقہ تمام اسلامی ادب کی نمائش ہو۔

حوالہ جات

[1] سورۃ الشوری ۴۲، ۱۱

[2] سورۃ الانعام ۱۴۳، ۱۴۲

[3] معارف القرآن جلد ۳

[4]کمال الدین الدمیری، علامہ، حیات الحیوان، مترجم مولانا ناظم الدین، جلد دوم پبلشر اسلامی کتب خانہ کراچی سال (۱۹۸۰) صفحہ (۸۵)

[5]سورۃ الغاشیۃ، ۱۷

عبد الماجد دریابادی، مولانا، حیوانات قرآنی، فضل ربی ندوی مجلس نشریات اسلام، کراچی ۱۹۹۲

[6]سورۃ التکویر، ۴

[7]بخاری محمد بن اسماعیل، امام، مترجم، الشیخ حدیث، عبد الستار حماد، حافظ، الصحیح البخاری، کتاب جہاد کا بیان، مکتبہ دار السلام

[8]سورۃ الاعراف آیت (۴۰)

[9]امین احسن اصلاحی، مولانا، تدبر قرآن، جلد 1، فاران فاؤنڈیشن لاہور

[10]عبد الماجد دریاباری، مولانا، حیوانات قرآنی، فضل ربی ندوی مجلس نشریات اسلام پریس کراچی سال ۱۹۹۲، ص ۱۲

[11]عبد الماجد دریاباری، مولانا، حیوانات قرآنی فضل ربی ندوی مجلس نشریات اسلام پریس کراچی سال ۱۹۹۲، ص ۴۰

[12]سورۃ البقرہ، ۶۸

[13]محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن، جلد ۱، بقرہ ۶۸

[14]امین احسن اصلاحی، مولانا، تدبر قرآن، جلد 1، سورۃ البقرہ ۶۹، فاران فاؤنڈیشن لاہور

[15]سورۃ البقرہ، ۷۰

[16]امین احسن اصلاحی، مولانا، تدبر قرآن، جلد 1، سورۃ البقرہ ۷۱، فاران فاؤنڈیشن لاہور

[17]امین احسن اصلاحی، مولانا، تدبر قرآن، جلد 1، سورۃ البقرہ ۷۱، فاران فاؤنڈیشن لاہور

[18]بخاری محمد بن اسماعیل، امام، الصحیح البخاری، حج کے مسائل کا بیان تفسیر حدیث ۱۷۰۹ مکتبہ دار السلام

[19]عبد الماجد دریاباری، مولانا، حیوانات قرآنی فضل ربی ندوی مجلس نشریات اسلام پریس پریس کراچی سال ۱۹۹۲، ص ۵۱، ۴۱

[20]سورۃ یوسف ۱۷

[21]کیلانی عبد الرحمان، مولانا، تیسیر القران، سورۃ یوسف ۱۷

[22]عبد الماجد دریاباری، مولانا، حیوانات قرانی فضل ربی ندوی مجلس نشریات اسلام پریس کراچی سال ۱۹۹۲، ص

[23]نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، مترجم حافظ محمد امین، گھوڑوں کی گھڑ دوڑ پر انعام اور تیر اندازی، دار السلام، حدیث ۳۵۸۰

[24]عبد الماجد دریابادی، مولانا حیوانات قرانی فضل ربی ندوی مجلس نشریات اسلام پریس کراچی سال ۱۹۹۲، ص ۷۲

Abdul Majid Daryabari, Maulana, Hayunat Qur'ani Fazal Rabi nadvi nashrat islam Press Karachi, 1992, P.72

[25]سورۃ البقرہ ۲۵۹

Al-Bakarah 259

[26]محمد شفیع، مفتی، معارف القران، جلد ۱، سورۃ البقرہ ۲۵۹

Muhammad Shafi, Mufti, Ma'arif Al-Qur'an, Vol. 1 Baqarah 259

[27] اقدس اختیار ملک مولانا، حقوق البہائم، مرتب محمد بلال فاضل، پبلشر جامعہ اشرفیہ لاہور (۲۰۱۵) صفحہ (۱۲)
Aqdas Akhtiar Malik Maulana, Haqooq ul Baham, Muratib Muhammad Bilal Fazil, Publisher Jamia Sharifia Lahore (2015) P (12)

[28] سورۃ البقرہ ، ۱۷۳

Al nehal 8

[29] ابو عیسی محمد ترمذی، مترجم، عبد الرحمان، جامع ترمذی، خرید و فروخت کے احکام و مسائل، دعوۃ اسلام نئی دہلی، حدیث ۱۲۹۷
Abu Isa Muhammad Tirmizi, Mutrajim, Abdul Rahman, Doctor, Jami Tirmizi, Rules and Issues of Buying and Selling, Dawood Islam New Delhi, Hadith 1297

[30] عبد الماجد دریابادی، مولانا، حیوانات قرانی، فضل ربی ندوی مجلس نشریات اسلام پریس کراچی سال ۱۹۹۲، ص ۸۴
Abdul Majid Daryabari, Maulana, Hayunat Qur'ani Fazal Rabi nadvi nashrat islam Press Karachi, 1992, P.84

[31] سورۃ العادیات ۱

Al Adiyat 1

[32] عبد السلام بھٹوی، مولانا تفسیر القرآن کریم جلد ۴ دار الاندلس لاہور
Abdul Salam Bathwi, MoLana Tafsir ul Qur'an kareem, Volume 4, Dar Al-Andalus, Lahore

[33] نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، مترجم حافظ محمد امین، گھوڑوں کی گھڑ دوڑ پر انعام اور تیر اندازی، دارالسلام، حدیث ۳۵۸۰
Nasa'i, Ahmad bin Shuaib, Sunan Nasa'i, Mutrajim Hafiz Muhammad Amin, Rewards for horse racing and archery, Dar-e-Islam, Hadith 3580

[34]

[35] نسائی، احمد بن شعیب، سنن نسائی، مترجم حافظ محمد امین، گھوڑوں کی گھڑ دوڑ پر انعام اور تیر اندازی ، دارالسلام، حدیث ۳۵۶۲
Nasa'i, Ahmad bin Shuaib, Sunan Nasa'i, Mutrajim Hafiz Muhammad Amin, Rewards for horse racing and archery, Dar-e-Islam, Hadith 3580

[36] اقدس اختیار ملک مولانا، حقوق البہام، مرتب محمد بلال فاضل، پبلشر جامعہ اشرفیہ لاہور (۲۰۱۵) صفحہ (۵۱)
Aqdas Akhtiar Malik Maulana, Haqooq ul Baham, Murattib Muhammad Bilal Fazil, Publisher Jamia Sharifia Lahore (2015) Page(51)

[37] اضاء

Azaa

[38] سورۃ الکھف آیت (۲۲)

Al kahaf, Verse 22

[39] امین احسن اصلاحی، مولانا، تدبر قرآن، سورۃ الکھف ۲۲ ، جلد ۴، فاران فاؤنڈیشن لاہور

Amin Ahsan Islahi, Maulana, Tadbar Quran, Al-Khaf 22, Volume 4, Faran Foundation Lahore

[40]عبد الماجد دریابادی، مولانا، فضل ربی ندوی مجلس نشریات اسلام پریس کراچی سال ۱۹۹۲، ص۱۵۹

Abdul Majid Daryabari, Maulana, Hayunat Qur'ani Fazal Rabi nadvi nashrat islam Press Karachi, 1992, P.159

[41]سورۃ الفیل، ۱

Al feel 1

[42]محمد تقی عثمانی، مفتی، تفسیر آسان القرآن، مکتبہ معارف القرآن کراچی

Muhammad Taqi Usmani, Mufti, Tafsir Asan Al-Qur'an, Al-Feel 1,Marfa Al Quran , Krachi